قرآن کا اعجاز - ۲

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان ○

اعجاز القرآن کے بارے میں مفسرین وادبا وعلما کی متعدد آراء ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ قرآنی اعجاز بیانی ہے یعنی قرآن پاک اپنے معانی اور پیغام کو اتنے واضح اور بلیغ انداز میں پیش کرتا ہے جو انس وجن کے بس میں نہیں ہے۔ یہی وہ اعجاز ہے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معاصر کفار ومشرکین کے لیے چیلنج تھا۔ الفاظ، جملے اور ترکیبیں سب وہی تھیں جن کو عرب جانتے تھے لیکن ان کو قرآن میں جس طریقے سے جوڑا گیا تھا کہ وہ فصاحت و بلاغت کا نمونہ بن جائیں، وہ انسانوں کے بس میں نہیں تھا۔

قرآن کے اعجاز بیان کی ایک مثال یہ ہے کہ عربی زبان میں 'سنة' اور 'عام' دونوں سال کے لیے استعمال ہوتے ہیں لیکن 'سنة' وہ سال ہوتا ہے جس میں مصائب اور مصیبتیں ہوتی ہیں اور 'عام' وہ سال ہے، جس میں آرام وآسایش ہو۔ قرآن پاک میں حضرت نوحؑ کے بیان میں 'سنة' (العنکبوت ۲۹:۱۴)، اور مصری بادشاہ کے خواب کی تعبیر میں بھی لفظ 'سنة' اور 'عام' استعمال ہوا ہے (یوسف ۱۲: ۴۶-۴۹)۔ دونوں آیتوں میں مشکل برسوں (Years) کے لیے 'سنة' اور آسان برسوں کے لیے 'عام' استعمال ہوا ہے۔

اسی طرح حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر کے حاکم کے لیے 'ملک' (بادشاہ) کا لفظ قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے، جب کہ دوسری جگہوں پر مصر کے حاکموں کے لیے 'فرعون' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر کا بادشاہ ہکسوس قوم سے تھا۔ یہ لوگ غیر مصری تھے اور اپنے بادشاہوں کے لیے 'فرعون' کا لقب استعمال نہیں کرتے تھے۔

○ مترجم قرآن، The Glorious Quran، مدیر اعلیٰ دی ملّی گزٹ،

تشریعی اعجاز

تشریعی یا قانون سازی کے اعجاز کا مطلب ہے قانون سے متعلق امور کو بہت آسان اور جامع بنانا، نیز اسے مختصر ترین الفاظ میں ایسے بیان کر دینا جو آج بھی انسان کے لیے ناممکن ہے۔ قرآن پاک نے جو قوانین ہمارے لیے بنائے ہیں، ان میں بہت حکمت ہے۔ ان میں عقل مند اور کم عقل، صحت مند اور بیمار، عالی ہمت اور کم ہمت سب کی رعایت کی گئی ہے۔ اس میں تدریج کا بھی خیال رکھا گیا ہے جیسے شراب اور جوے کو دھیرے دھیرے حرام کیا گیا۔ قرض (دَین) اور مالی معاملات کے بارے میں بہت تفصیل سے بتا دیا گیا کہ جب قرض لو تو اسے لکھ لو، لکھنے والے کی صفت بھی بتائی اور لکھنے کی حکمت بھی بتا دی (البقرہ ۲: ۲۸۲)۔ اسلامی تشریع میں سفر وحضر کے لیے بھی الگ الگ قوانین ہیں، کمزور اور طاقت ور مسلمان کے لیے بھی رخصت اور عزیمت کا اصول ہے اور انتہائی مجبوری میں حرام اشیا کو کھانے کی بھی اجازت ہے۔

یہاں میں امریکی صدر رچرڈ نکسن کے بیرونی پالیسی کے مشیر رابرٹ ڈکسن کرین (م: ۲۰۲۱ء) کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو قرآن پاک کی صرف ایک آیت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ وہ پبلک لا اور انٹرنیشنل لا میں پی ایچ ڈی تھے اور ہارورڈ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لا کے صدر رہ چکے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اسلامی مبادی کے بارے میں صدر نکسن نے جاننا چاہا تو سی آئی اے سے کہا گیا کہ اس کے بارے میں ایک نوٹ تیار کرے۔ سی آئی اے نے جو نوٹ تیار کیا وہ کافی طویل تھا چنانچہ صدر نکسن نے رابرٹ کرین سے کہا کہ وہ اس کو مختصر کر دیں۔ رابرٹ کرین نے یہ کام کر دیا، لیکن جو معلومات اس نوٹ کے ذریعے ان کے علم میں آئیں اس نے ان کو مجبور کیا کہ اسلام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور بالآخر ۱۹۸۱ء میں وہ مسلمان ہو گئے۔

ان کا کہنا تھا کہ جو کچھ قانون انھوں نے ہارورڈ لا اسکول میں پڑھا تھا وہ سب انھوں نے قرآن میں پایا لیکن قرآن میں ایک بنیادی اصول عدل و انصاف (Justice) کا ہے جس کا ذکر قرآن میں بار بار آتا ہے لیکن جو قانون انھوں نے ہارورڈ لا اسکول میں پڑھا تھا وہاں یہ تصور کبھی نظر نہیں آتا۔ ایک انٹرویو میں انھوں نے بتایا کہ ایک بار ایک یہودی ان کے ساتھ تھا جو قانون کا پروفیسر تھا۔ اس سے انھوں نے پوچھا کہ میراث کے بارے میں امریکی قانون کتنا مفصل ہے؟

اس پروفیسر نے بتایا کہ میراث کے بارے میں امریکی قانون آٹھ جلدوں میں ہے۔ رابرٹ کرین نے اس پروفیسر سے کہا کہ اگر میں ایک میراث کا قانون دکھاؤں جو صرف دس سطروں میں ہو تو کیا تم مانو گے کہ اسلام دینِ حق ہے؟ اس پروفیسر نے ماننے سے انکار کر دیا کہ میراث کے قانون کو دس سطروں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس پر رابرٹ کرین نے قرآن پاک کی وہ آیت (النساء ۴: ۱۱-۱۲) اس پروفیسر کو پیش کر دی۔ وہ پروفیسر اس وقت خاموشی سے چلا گیا لیکن چند دن بعد وہ رابرٹ کرین کے پاس آیا اور کہا کہ ''انسانی دماغ کے لیے ممکن نہیں ہے کہ تمام اقرباء کا خیال رکھتے ہوئے اتنی عمدگی اور عدل سے میراث کو تقسیم کرے کہ کسی بھی رشتہ دار کو چھوڑے بھی نہ اور نہ کسی کے ساتھ ناانصافی کرے''۔ رابرٹ کرین کے مطابق وہ یہودی پروفیسر بھی کچھ دنوں بعد مسلمان ہو گیا۔[۳۴]

اسلامی تشریعات سب کے لیے ہیں، افراد، اجتماعیت، حکومتیں، مرد، عورت، امیر و غریب، حاکم و محکوم، سیاسی، اقتصادی، دینی، اجتماعی سب امور کے لیے ہیں۔ اسلام نے نکاح کو ضروری قرار دیا، طلاق، میراث وغیرہ کے احکام بتائے، اور سب میں عدل و انصاف کا لحاظ کیا: **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ** (البقرہ ۲: ۲۲۸)۔ شادی (زواج) کو مرد و عورت کے درمیان تعلق کو منظم کرنے کے لیے واجب قرار دیا تاکہ زندگی اور نسلیں چل سکیں۔ اسلام میں مرد و عورت دونوں پر ایک ہی طرح کی ذمہ داریاں ہیں: **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ** (البقرہ ۲: ۲۲۸)۔

قرآن کے تشریعی اعجاز میں بنیادی مقام عقیدۂ توحید کا ہے جو پورے عقیدے کی بنیاد ہے۔ اس سے فرد، خاندان اور قوم کے سلوک کی بنیاد بنتی ہے اور اللہ کی بندگی کا حکم ہے:

- **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝** (الاخلاص ۱۱۲: ۱-۴)
- **هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝** (الحدید ۵۷: ۳)
- **لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝** (شوریٰ ۴۲: ۱۱)
- **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ** (القصص ۲۸: ۸۸)
- **ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ** (الانعام ۶: ۱۰۲)

اسلام نے اپنی بنیاد بہت مضبوط ارکان پر رکھی: صلوٰۃ، صیام، زکوٰۃ، حج، شوریٰ (**وَاَمْرُهُمْ**

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ الشوریٰ ۴۲: ۳۸)، مساوات، عدل (كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ (المائدہ ۵: ۸)۔ اسلام میں شریعت کا دخل فرد، سوسائٹی اور اسٹیٹ کے ہر چھوٹے بڑے معاملات میں ہے۔ ہر ذمہ داری ایک امانت ہے جو ہر فرد کو پوری طرح ادا کرنی ہے (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ...... النساء ۴: ۵۸)۔شریعت کا ربانی ہونا، اس کی قوت کا راز ہے۔ اسلامی قوانین سخت ہیں لیکن ان میں لچک بھی ہے۔ اس نے زمان و مکان کے لحاظ سے اجتہاد کی گنجایش بھی چھوڑی ہے۔ اسلام نے ان ارکان کے ذریعے ایک مضبوط جماعت کی بنیاد رکھی۔

سائنسی اعجاز

قرآن کے اعجاز کا ایک اہم پہلو ان سائنسی حقائق سے متعلق ہے جو کہ انسانی وجود، زمین، آسمان، فضا، سمندر، پہاڑوں وغیرہ کے بارے میں قرآن پاک میں مذکور ہیں۔ یہ حقائق قدیم انسان کو تو کیا رسول اکرمؐ کے معاصر لوگوں کو بھی نہیں معلوم تھے۔ ان کا ادراک پچھلی دو تین صدیوں سے سائنسی ترقی اور نت نئے آلات کی ایجاد کی وجہ سے ہونا شروع ہوا ہے۔ لیکن سائنس حقائق کی بہت سی باتیں قرآن پاک نے پندرہ صدیوں پہلے بتا دی تھیں اور یہ پیشین گوئی بھی کر دی تھی کہ اللہ پاک انسان کو کائنات میں اور خود اس کو اپنے اندر اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ قرآن پاک برحق ہے (سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط حم السجدہ ۴۱: ۵۳)۔

قرآنی اعجاز کا یہ پہلو پرانے زمانے میں اتنا واضح نہیں تھا لیکن پچھلی چند صدیوں کے سائنسی انقلاب کی وجہ سے انسان خود اپنے اندر، دنیا میں اور کائنات میں اللہ پاک کی نشانیاں دیکھتا ہے۔ اس کی بہت سی تفصیلات لوگوں نے کتابوں، مضامین اور ویڈیوز میں بیان کی ہیں۔ خود میں نے اپنے ترجمۂ قرآن میں قرآن پاک کے تعارف کے ضمن میں ۲۰ ایسی سائنسی حقیقتوں کا ذکر کیا ہے جو انسان کو چند صدیوں پہلے معلوم نہیں تھیں۔ [۳۵]

اس فہرست میں سیکڑوں اضافے کیے جا سکتے ہیں اور یقینی طور پر آنے والی صدیوں میں جب انسان خود اپنے بارے میں، دنیا اور کائنات کے بارے میں مزید جانے گا تو یہ حقیقت اس کے سامنے اور واضح ہو جائے گی کہ یہ پوری کائنات اللہ پاک کے محکم قوانین کے تحت چل رہی ہے۔

اگر یہ قوانین نہ ہوتے تو اس سارے نظم وضبط کی جگہ، جو کائنات کو اتنے منظم طور سے چلانے کا سبب ہے، لاقانونیت اور افراتفری ہوتی جس کے ہوتے ہوئے کوئی معنی خیز زندگی یا ترقی ناممکن ہوتی۔

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق ہے اور قرآن پاک اسی کا کلام ہے، اس لیے قرآن میں بیان کردہ باتیں سائنسی حقائق کے خلاف نہیں ہوسکتی ہیں۔ قرآن پاک سائنس کی کتاب نہیں ہے لیکن وہ علم حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے (العلق ۹۶: ۳-۴) اور انسان کو دعوت دیتا ہے کہ اللہ کی کائنات کو دیکھے اور اس پر غور کرے (آل عمرٰن ۳ : ۱۳۷؛ الانعام ۶:۱۱؛ الرعد ۱۳:۱۰۹؛ النحل ۱۶:۳۶؛ الحج ۲۲:۴۶؛ النمل ۲۷:۶۹؛ العنکبوت ۲۹:۲۰؛ الروم ۳۰:۹، ۴۲؛ الفاطر ۳۵: ۴۴ وغیرہ)۔

جن کتابوں نے قرآن پاک میں مذکور بیانات کو سائنسی طور پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ان میں سرفہرست فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکای (م: ۱۹۹۸ء) کی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس' شامل ہے۔[۳۶] انھی حقائق کی وجہ سے موریس بوکای اسلام لائے تھے۔ مسلمانوں میں قرآن پاک کے سائنسی اعجاز کے پرجوش مبلغ مصری پروفیسر زغلول النجار شامل ہیں جنھوں نے اپنے مقالات، لیکچروں اور ٹیلی ویژن پر پروگراموں سے قرآن پاک کے سائنسی اعجاز کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ وہ سورۃ الانعام کی آیت ۶۷ (لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝) کا بطورِ خاص ذکر کرتے ہیں کہ قرآن پاک نے پیشین گوئی کی ہے کہ اس کے سائنسی بیانات مستقبل میں پہچانے جائیں گے۔ انھوں نے جن بہت سے سائنسی حقائق کا ذکر کیا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ کائنات ایک عظیم انفجار (Big Bang) سے پیدا ہوئی ہے اور کرۂ ارضی میں سب سے زیادہ منخفض علاقہ بحر مُردار کا ہے (فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ الروم ۳۰ : ۳)۔ اسی طرح انھوں نے بتایا کہ قرآن پاک نے ایسی بعض باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو نزول آیت کے چند سال بعد وقوع پذیر ہوئیں جیسے رومیوں کے ہاتھ ایرانیوں کی شکست (الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ ......الروم ۳۰ : ۱-۵)۔ یہ آیت ایرانیوں کی شکست سے چھ سات سال قبل نازل ہوئی۔[۳۷]

قرآن پاک میں دوسرے بہت سے سائنسی اشارات ہیں، مثلاً:

- سورج کا اپنے مقررہ دائرے میں گھومنا: وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ (یٰس ۳۶:۳۸)

- لوہا: وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (الحدید ۵۷:۲۵)
- مُردار کا گوشت اور خون اور خنزیر کے گوشت وغیرہ کی تحریم (البقرة ۲:۱۷۳، المائدة ۵:۳، الانعام ۶:۱۴۵)۔صدیوں بعد اس تحریم کی حکمت معلوم ہوئی۔
- انفجارِ عظیم (Big Bang) کی خبر کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے اور ہم نے جدا کیا: اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط (الانبیاء ۲۱:۳۰)
- کائنات پہلے دخان (دھواں یا اسٹیم) تھی، یعنی اپنی موجودہ شکل لینے سے پہلے کائنات کا مادہ دخان کی صورت میں تھا: ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾ (حٰم السجدة ۴۱:۱۱)
- پانی سے ہر چیز بنائی گئی؛ پانی سے زندگی ہے: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ ...... (الانبیاء ۲۱:۳۰)
- کائنات مستقل پھیل رہی ہے: وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الذاریات ۵۱:۴۷)
- ایک دن کائنات کو سمیٹ لیا جائے گا: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ط كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ط ...... (الانبیاء ۲۱:۱۰۴)
- جنین مختلف مراحل سے گزر کر پیدا ہوتا ہے، ولادت: خُلِقَ مِنْ مَّاۗءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَاۗىِٕبِ ﴿۷﴾ (الطارق ۸۶:۶-۷)؛
- جنین کو مختلف مراحل میں پیدا کیا گیا ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط (المؤمنون ۲۳: ۱۲-۱۴)۔جنین میں ہڈیاں پہلے بنتی ہیں، اس کے بعد ہڈیوں پر گوشت یعنی عضلات بنتے ہیں جیسا کہ المؤمنون کی آیت میں آیا ہے۔
- کائنات ازلی نہیں بلکہ اسے اللہ نے پیدا کیا ہے: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا

قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ (البقرہ ۲:۱۱۷)

- ایک دن کائنات بکھر جائے گی (Big Crunch): يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ ...... (الانبیاء ۲۱:۱۰۴)
- جانوروں کے پیٹ میں دودھ بننا: وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ (النحل ۱۶:۶۶)
- بلند فضاؤں میں آکسیجن کم ہوجاتی ہے، اس لیے وہاں سانس لینے میں مشکل ہوتی ہے: وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ ...... (الانعام ۶:۱۲۵)
- سمندروں کی نچلی سطحوں میں اندھیرا اور ایک کے اوپر ایک موجیں ہوتی ہیں: اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ ...... (النور ۲۴:۴۰)
- پہاڑ زمین کی میخ ہیں جو زمین کی حرکت کو متوازن رکھتے ہیں: وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ (النبا ۷۸:۷)؛ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ...... (النحل ۱۶:۱۵)
- ہواؤں سے پولینیشن (بارآوری) ہوتا ہے: وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ ...... (الحجر ۱۵:۲۲)
- زمین اور پہاڑ گھومتے ہیں: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ ...... (النمل ۲۷:۸۸)
- النجم الطارق (Pulsating Star) جیسے نیوٹرون ستارہ (Neutron star) جن سے نبض یا خفقان کی آواز آتی ہے: وَالسَّمَاۗءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ (الطارق ۸۶:۱-۳)
- ماحولیات میں خرابی انسانی اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ (الروم ۳۰:۴۱)
- مکڑی کا گھر سب سے کمزور ہوتا ہے: مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ښ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (العنکبوت ۲۹:۴۱)

- کوّا بہت ذہین ہوتا ہے: فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ (المائدہ ۵:۳۱)
- (۱) نباتات میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں: سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ (یٰسٓ ۳۶:۳۶)
- (۲) نباتات زمین سے مقررہ مقدار میں غذائیت کھینچتے ہیں: وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ (قٓ ۵۰:۷)
- ستاروں کی منزلیں اور مقامات: فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ (الواقعہ ۵۶:۷۵-۷۶)
- ستاروں اور کواکب کے درمیان قوت جاذبیت: اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ...... (الرعد ۱۳:۲)
- اللہ پاک نے زمین کو انسان کے رہنے کے قابل بنایا: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ (النازعات ۷۹:۳۰)
- اللہ پاک نے زمین و آسمان کو کنٹرول میں رکھا ہے: وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ...... (الحج ۲۲:۶۵)
- چاند کے مراحل: وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ (یٰسٓ ۳۶:۳۹)
- چاند کی روشنی انعکاس ہے اور سورج کی روشنی براہِ راست: وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ (نوح ۷۱:۱۶)
- قرآن پاک نے یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا میں ایسے سمندر اور دریا ہیں جن میں دو طرح کے پانی ہوتے ہیں اور وہ آپس میں ملتے نہیں ہیں۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ (الرحمٰن ۵۵:۱۹-۲۰)
- قرآن پاک نے یہ بھی کہا ہے کہ مستقبل میں اللہ پاک انسان کو خود اپنے جسم اور کائنات میں چھپی ہوئی نشانیوں سے باخبر کریں گے: سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ...... (حم السجدہ ۴۱: ۵۳)

- ہر انسان کی انگلیوں کے بصمات (نشان) الگ ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے بتایا کہ وہ ان کو بھی واپس لانے پر قادر ہیں: بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ (القیامۃ ۷۵: ۴)
- اللہ تعالیٰ رات میں سے دن نکالتا ہے: وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ (یٰس ۳۶: ۳۷)
- آسمان محفوظ چھت ہے: وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ (الانبیاء ۲۱: ۳۲)
- انسان کو تکلیف جلد یا کھال سے ہوتی ہے: كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ...... (النساء ۴: ۵۶)
- انسان مکھی سے بھی کمزور ہے: وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ (الحج ۲۲: ۷۳)
- انسان کو مٹی سے بنایا گیا ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ...... (فاطر ۳۵: ۱۱)

عرب قمری کیلنڈر استعمال کرتے تھے جو ۳۵۶ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے، جب کہ اہل کتاب شمسی کیلنڈر استعمال کرتے تھے جو کہ ۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے قمری سال شمسی سال سے ہر صدی میں تین سال کم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جب قرآن پاک نے اصحابِ کہف کے غار میں رہنے کی مدت بیان کی تو قمری سال کے لحاظ سے تین صدی کے لیے نو برسوں کا اضافہ کر دیا، وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ (الکہف ۱۸: ۲۵)

سائنسی اعجاز کا انکار

معاصر علما اور اسکالرز میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں سائنسی اعجاز ہے کیونکہ ان کے نزدیک قرآن ایک دینی کتابِ ہدایت ہے، سائنسی کتاب نہیں۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ قرآن پاک کوئی سائنسی کتاب نہیں ہے اور نہ اس نقطۂ نظر سے اس میں سائنسی حقائق بیان کئے گئے ہیں بلکہ اس میں دوسری باتوں کے ضمن میں سائنسی

اشارے ہیں اور وہ ایسی باتوں کے بارے میں ہیں جن کو جزیرۂ عرب تو کیا ساری دنیا میں اس وقت کوئی نہیں جانتا تھا۔ شیخ الازہر محمود شلتوت (م: ۱۹۶۳ء) اور ادیبہ ومفسرہ عائشہ عبدالرحمٰن (بنت الشاطئ، م: ۱۹۹۸ء) نے قرآن پاک کے سائنسی اعجاز کا انکار کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ قرآنی اعجاز لسانی (لغوی) ہے، علمی نہیں ہے۔ خالد منتصر (مصنف: الاعجاز العلمی) کا کہنا ہے کہ قرآنی اعجاز لسانی (لغوی) ہے، علمی نہیں ہے۔ یہی رائے پرویز ہود بھائی (مصنف اسلام اور سائنس: دینی آرتھوڈکسی اور عقلی لڑائی) کی ہے۔[۳۸] یمنی عالم شیخ عبدالمجید الزندانی سائنسی اعجاز کے پرجوش حامی ہیں۔ انھوں نے اس مقصد کے لیے الھیئۃ العالمیۃ للإعجاز العلمي في القرآن والسنۃ کے نام سے ایک بڑی تنظیم بنائی جس کا صدر مقام مکہ مکرمہ میں ہے۔

قرآن پاک کا علمی اعجاز برحق ہے لیکن اس میں مبالغہ آرائی نہیں ہونی چاہیے اور اس میں صرف ان چیزوں کو داخل کرنا چاہیے جو بالکل واضح ہیں۔ یہاں یہ بات بھی کہنی ضروری ہے کہ ہم قرآن پاک کے سائنسی معجزوں کی بہت بات کرتے ہیں لیکن خود سائنس میں بہت پیچھے ہیں۔ قرآن پاک کے سائنسی اعجاز کی جب ہم بات کرتے ہیں تو ہم انھی حقائق کو استعمال کرتے ہیں جن کا اکتشاف مغربی دنیا کے اسکالرز اور ریسرچ سنٹرز نے کیا ہے۔[۳۹]

غیبیات

غیبی اعجاز کا مطلب ہے قرآن کا ماضی، حال اور مستقبل کے تعلق سے ایسے امور کے بارے میں بتانا جسے جاننا نزول وحی کے وقت کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ قرآن نے ماضی کی ایسی بہت سی باتیں بتائی ہیں جن کو اس وقت کا عرب اور غیر عرب نہیں جانتا تھا: تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ ...... (ھود ۱۱:۴۹)۔

قرآن پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے لوگوں، بالخصوص منافقین کے دلوں کی باتیں یا ان کے آپس کے راز و نیاز کے بارے میں بھی بتایا: وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ (البقرہ ۲:۱۴)۔

مکہ اور فتح مکہ سے پہلے کے مدینہ میں ایک عام آنکھ کو لگتا تھا کہ یہ چراغ اب بجھا کہ تب بجھا لیکن ان حالات میں بھی قرآن پاک بار بار رسول اکرمؐ سے کہتا ہے کہ کفار کے خلاف اللہ پاک

اپنے پیغمبرؐ کا دفاع کریں گے (المائدہ ۵:۶۷)، کفار مغلوب ہوں گے (۳:۱۲)، قریش کو شکست ہوگی (۸:۳۶؛ ۹: ۲-۳)، اگر یہودی مدینہ چھوڑ کر جائیں گے تو منافقین قطعاً ان کے ساتھ نہیں جائیں گے (۵۹:۱۱-۱۲)۔ صلح حدیبیہ کے سیاق میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں گے اور شعائر ادا کریں گے (۴۸:۲۷)۔ اللہ پاک نے اپنے نبی سے کہا کہ اللہ کی مدد ان کو ضرور آئے گی اور جب آئے گی تو لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوں گے (النصر ۱۱۰:۱-۳)۔ اللہ پاک اپنے نبی کی حفاظت کریں گے (المائدہ ۵:۶۷، ۹۹)۔ کفار ذلیل و خوار ہوں گے (المجادلۃ ۵۸:۵)۔ مشرکین قریش کو شکست ہوگی اور وہ پیٹھ دکھائیں گے (القمر ۵۴:۴۳-۴۵)

قرآن نے بتایا کہ حضور پاکؐ کے چچا ابولہب اور چچی کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور وہ کفر پر مریں گے (اللّھب)۔ اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا، جب کہ ابولہب کے دونوں بیٹے عتبہ اور متعب فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔

قرآن پاک نے ماضی کی ایسی بہت سی باتیں بتائی ہیں جن کو جاننے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا اور اسی لیے قرآن پاک ان کو واقعات بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ اے پیغمبرؐ! جب یہ بات ہوئی تو تم وہاں نہیں تھے: ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ۝۱۰۲ (یوسف ۱۲:۱۰۲)

کچھ عیسائی اور یہودی اسکالرز اور مستشرقین نے دعویٰ کیا ہے کہ حضور پاکؐ نے قرآن پاک یہودی اور عیسائی مقدس کتابوں سے معلومات چُرا کر تیار کیا ہے۔ یہ بات پوری طرح بوگس ثابت ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں ایسی باتوں یا ایسی تفصیلات کا ذکر ہے جو توریت یا انجیل میں موجود نہیں ہیں، یا جن کا توریت وانجیل میں دوسرے طریقے سے ذکر ہوا ہے۔[40]

قرآن پاک کی غیب کی اطلاع دینے کی ایک اہم مثال ایرانیوں پر رومن (بیزنطیوں) کی 'چند سال' میں فتح کی پیشین گوئی ہے (الروم ۳۰:۱-۵)۔ چند سال کے لیے یہاں جو عربی لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ 'بضع' ہے جو عربی میں ۳ سے ۱۰ تک کے لیے استعمال ہوتا ہے اور واقعتاً رومیوں کی فتح اسی مدت کے اندر واقع ہوئی۔

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر 'زوجہ' اور 'امرأۃ' کا استعمال ہوا ہے، جیسے امۡرَاَتُ

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ (یوسف۱۲: ۳۰)؛ امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ (التحریم۶۶: ۱۰) اور دوسری جگہوں پر زوج/ زوجہ/ ازواج کا استعمال ہوا: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ...... (الروم۳۰: ۲۱)؛ وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ (الانبیاء۲۱: ۹۰)۔ اس میں بیانی اعجاز یہ ہے کہ 'امرأۃ' کا استعمال ان جگہوں پر ہوا ہے جہاں بیویوں نے خیانت کی جیسے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں اور عزیز مصر کی بیوی۔ اس کے بالمقابل 'زوجہ' کا استعمال وہاں ہوا ہے جہاں بیوی کی تعریف مقصود ہے۔ 'زوجۃ' کا معنی یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے کثرت اولاد ہو۔ اس لیے جب حضرت زکریا نے اپنی لاولد بیوی کا ذکر کیا تو کہا: وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا (مریم۱۹: ۵،۸) اور جب اللہ نے ان کی بیوی کو اولاد کے قابل بنا دیا تو کہا: وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ (الانبیاء۲۱: ۹۰)

- متکبرین کے جنت میں داخلے کو ناممکن قرار دیتے ہوئے قرآن پاک نے انتہائی بلاغت سے کہا کہ اُن کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا:
  وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ ...... (الاعراف۷: ۴۰)
- جہنم کی بے پناہ وسعت کو یوں بیان کیا ''یاد کرو وہ دن جب ہم جہنم سے پوچھیں گے تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی: کیا اور کچھ ہے؟'': يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝۳۰ ......قٓ۵۰: ۳۰)
- قرآن کریم نے پیشین گوئی کی کہ مستضعف مسلمانوں کی بالآخر فتح ہوگی: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝۴۵ (القمر۵۴: ۴۵)
- قرآن کریم نے یہ بھی پیشین گوئی کی کہ مدینے کے کمزور مسلمان مسجد حرام (خانۂ کعبہ) میں داخل ہوں گے: لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ ...... (الفتح۴۸: ۲۷)
- اللہ پاک مستضعف مسلمانوں کو تمکین (اقتدار) سے سرفراز کریں گے (...... لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ ...... (النور۲۴: ۵۵)۔ حضور پاکؐ کی زندگی میں یہ وعدہ پورا ہو گیا۔

- اللہ پاک نے اپنے نبی کو زمانۂ حاضر میں ہونے والی باتوں سے باخبر کیا جن کے بارے میں نبی کچھ نہیں جانتے تھے جیسے منافقین کی دسیسہ کاریاں (التوبہ۹: ۷۵-۷۸)۔
- اسی طرح اللہ پاک نے اپنے نبی کو عبداللہ بن اُبیّ سلول کے قول کے بارے میں اطلاع دی کہ جب وہ مدینہ پہنچے گا تو وہاں کے طاقت ور وہاں کے کمزوروں کو نکال باہر کریں گے: يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝۸ (المنافقون۶۳: ۸)۔ جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے انکار کیا لیکن اللہ پاک نے اس کی تصدیق کی۔
- بالآخر اسلام کی کامیابی اور اس کا پھیلنا: يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝۳۳ (التوبہ۹: ۳۲-۳۳)

غیب کی باتیں جو اللہ پاک نے اپنے نبی کو بتائی ان میں کچھ ماضی بعید سے تعلق رکھتی ہیں جیسے عمران کی بیوی (آل عمرٰن ۳: ۳۵) اور حضرت مریم (آل عمرٰن ۳: ۴۴) کا قصہ؛ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ کے واقعات اور گائے کا قصہ (البقرہ۲: ۶۷-)، حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا خانۂ کعبہ کی تعمیر (البقرہ۲: ۱۲۷)، طالوت اور جالوت کا قصہ (البقرہ ۲: ۲۴۷)، بنی اسرائیل کا اپنے دشمنوں پر غلبہ (البقرہ۲: ۲۴۹-۲۵۲)، حضرت داؤد کی شہنشاہیت کا قیام (ص ۳۸: ۲۳-۲۶)، عاد (ابراہیم ۱۴: ۹، ۲۵: ۳۸)، ثمود (اعراف ۷: ۷۳-۷۹، التوبہ ۹: ۷۰، ۶۱: ۶۸)، حضرت آدمؑ کی پیدائش (البقرہ۲: ۳۰)، حضرت آدمؑ کا ابلیس کے ساتھ معاملہ (البقرہ۲: ۳۴)، حضرت آدمؑ اور حواؑ کا جنت سے نکلنا (البقرہ۲: ۳۶)، موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی مدد (الدخان ۴۴: ۳۰، ۳۲-۳۳)، حضرت یوسفؑ کا قصہ (۶: ۸۴، ۱۲: ۴-۱۰۱، ۴۰: ۳۴)، حضرت موسیٰؑ کا ولادت سے لے کر مصر سے بھاگنے، واپس آنے اور دعوت حق دینے کا قصہ (۲۰: ۳۸-۴۰، ۲۸: ۱۴-۲۲، ۲۸: ۳۰-۳۲)، قارون کا قصہ جس کے گھمنڈ اور جبروت کی وجہ سے اللہ پاک نے اسے زمین میں گاڑ دیا (۲۸: ۷۶-۸۲) وغیرہ۔

مختلف جگہوں پر اللہ پاک اس حقیقت کا ذکر کرتے ہیں کہ محمدؐ وہاں موجود نہیں تھے جب

وہ واقعات ہو رہے تھے (اٰل عمرٰن ۳: ۴۴؛ یوسف ۱۲: ۱۰۲؛ القصص ۲۸: ۴۴-۴۶) وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ (یوسف ۱۲: ۴۴، ۱۲: ۱۰۲)، وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ...... وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ (القصص ۲۸: ۴۵-۴۶)

قرآن آج بھی تر و تازہ ہے!

قرآن پاک کے معجزہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پندرہ صدیوں کے گزرنے کے بعد بھی اس کا کلام آج بھی تروتازہ ہے۔ بار بار اس کو دُہرانے سے وہ باسی نہیں ہوتا۔ مسلمان ساری زندگی روز اس کی چھوٹی سورتیں اور بالخصوص سورۂ فاتحہ کو دن میں بار بار دُہراتے ہیں لیکن کبھی اُکتاتے نہیں اور نہ یہ کلام ان کو باسی لگتا ہے، جب کہ کوئی انسانی کلام ہوتا تو انسان چند بار دُہرانے کے بعد ہی اس سے اُکتا جاتا ہے۔ مستشرق لیون نے کہا ہے ''قرآن کے جلال و عظمت کے لیے یہ کافی ہے کہ چودہ صدیوں کے گزرنے کے بعد بھی اس کے اسلوب میں کوئی تخفیف نہیں ہوئی ہے بلکہ وہ آج بھی تر وتازہ ہے جیسے کہ وہ ابھی کل ہی وجود میں آیا ہو''۔ [41]

قرآن پاک کے معجزہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ کا یہ کلام انسانی کلام سے ہمیشہ الگ نظر آتا ہے۔ اگر آپ اسے انسانی کلام کے بیچ میں کہیں نقل کر دیں تو یہ بالکل الگ دکھائی دے گا۔ قرآن پاک کا معجزہ یہ بھی ہے کہ آغازِ اسلام سے آج تک ہر نسل میں لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ اس کا اگر پورا نہیں تو ایک بڑا حصّہ حفظ کرتے ہیں۔ یوں ہر نسل میں لاکھوں لوگ حافظ قرآن ہوتے ہیں۔

- **لسانی اعجاز:** اعجاز کا بیانی وابلاغی وفصاحتی پہلو اعجاز کے پہلوؤں میں سب سے زیادہ واضح ہے۔ قرآن پاک، جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے، وہ وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا تھا، اور وہ اسی اصلی زبان میں ہے جس میں وہ اترا تھا۔ وہ آج بھی اسی زبان میں لکھا، پڑھا اور سمجھا جاتا ہے، جب کہ دوسرے تمام صحف سماویہ اپنی اصلی زبانوں میں آج محفوظ نہیں ہیں بلکہ ہمارے پاس ان کے ترجمے ہیں بلکہ ترجموں کے ترجمے ہیں۔ قرآن پاک کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اس نے عربی زبان کو محفوظ کر دیا اور آج بھی اتنی تبدیلیوں کے باوجود عربی زبان اسی طرح سے لکھی،

پڑھی اور بولی جاتی ہے جیسے صدیوں پہلے، جب کہ اس عرصے میں دنیا کی ہر زبان بدل چکی ہے۔

● **عددی اعجاز:** رشاد خلیفہ (م: ۱۹۹۰) نے ارقام کی بنیاد پر قرآن پاک کا اعجاز ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن اس کو قبول عام نہیں ملا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ '' ۱۹'' وہ سحری نمبر ہے جس کے گرد قرآن پاک کی ساری آیات گھومتی ہیں اور اس کی وجہ سے قرآن پاک میں تحریف نہیں کی جاسکتی ہے۔ اپنے نظریے کو ثابت کرنے کے لیے انھوں نے کئی کتابیں لکھیں جیسے:

Miracle of the Quran: Significance of Mysterious Alphabets(1973)
The Computer Speaks: God's Message to the World(1981)
Visual Presentation of the Miracle(1982

یہ قرآن پاک کے اعجاز کا ایک مختصر جائزہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مختصر مضمون سے اس عظیم موضوع کا حق ادا نہیں ہوسکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سیمینار میں مختلف زاویوں سے اعجاز قرآن پر بحث کر کے اس کا ایک حد تک حق ادا کیا جائے گا۔

حواشی

۳۴- ڈاکٹر حق ، Nixon's Counselor Robert Dixon Crane's interesting true story، ۱۳ جنوری ۲۰۲۲ء

۳۵ - *The Glorious Quran*، ظفر الاسلام خان، Pharos، نئی دہلی، ۲۰۲۳ء، ص ۳۱-۳۳

۳۶- *The Bible, The Quran and Science*، Alaistair D Phannel ۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۷۶ء میں انگریزی زبان میں شائع ہوئی۔ بعد میں اس کے بہت سی زبانوں میں ترجمے ہوئے۔

۳۷- دیکھیے: میرا ترجمۂ قرآن پاک (عربی متن کے ساتھ) حاشیہ برآیت ۳۰:۲-۶ (ص:۶۰۶-۶۰۷) دیکھیے میرے انگریزی ترجمۂ قرآن میں حاشیہ برائے آیت نمبر ۲۵ : ۵۳ (ص: ۵۴۸-۵۴۹)

۳۸- پرویز ہودبھائی، *slam and Science: Religious Orthodoxy and the Battle for Rationality*، لندن، ۱۹۹۱ء

۳۹- المبالغة في تصوير الإعجاز القرآني، إسلام أون لاين ۔

۴۰- ہم نے اپنے ترجمۂ قرآن (ص ۳۳-۴۱) میں ایسے ۳۵ واقعات کا ذکر کیا ہے جن میں قرآن پاک کی روایت توریت وانجیل سے مختلف ہے۔ اس فہرست میں اور بہت اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

۴۱- عبدالمجید الزندانی، توحید الخالق، ص ۱۳۲